قرآن دانی کا دعویٰ میں نے کبھی نہیں کیا۔ اور نہ میں اس کا مدعی ہوں کہ میں ہر مسئلہ کا قرآن سے جواب دے سکتا ہوں۔ جبکہ رسول اکرم کی حدیث ثقلین مسلم ہے۔ آنحضرت نے اپنی عترت معصومین کو قرآن کا ساتھی بنایا ہے اور ساری امت کو ان دونوں کے اتباع کا حکم محکم فرمایا ہے۔ یہی عترت طاہرہ قرآن ہے۔ یہی رسول اللہ کی امت مسلمہ اور خیر امت اور امت وسط ہے۔ من عندہ علم الکتاب یہی ہیں راسخون فی العلم اور اہل الذکر یہی ہیں۔ کل شئی احصیناہ فی امام مبین کا مصداق یہی ہیں۔ آیہ تطہیر نے ان ہی کی عصمت کا اظہار کیا ہے۔ حدیث رسول علی مع القرآن والقرآن مع علی سے زبان وحی نے اسی مطلب پر نص فرمائی ہے۔ اسی عالم ربانی نے بالائے منبر سلونی قبل ان تفقدونی ارشاد فرمایا تھا۔ کل صحابہ اسی واقف رموز وحی ربانی کے باب العلم پر جبہ سائی کرتے تھے۔ بعد رسول کل مخلوقات اسی بادشاہ جلیل کی زیر نگیں ہے جس نے اس کی سلطنت خداداد کی سرتابی کی وہ خارجی کہلایا۔ امور مذکورہ مد نظر رکھتے ہوئے جو کوئی قرآن دانی کا مدعی ہو وہ دیوانہ ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے اکثر میری کوشش یہی ہوتی ہے کہ میں حتی الامکان اپنی دعاوی کا قرآن سے ثبوت دیتا ہوں۔ الحمد للہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہوں میرے نزدیک احادیث صحیحہ اور قرآن دونوں میرے دلائل کے ماخذ ہیں۔ اگر کسی دعوے پر دلیل قرآنی واضح طور سے میری سمجھ میں نہیں آتی ہے تو میں حدیث صحیح سے تمسک کرتا ہوں۔ حسبنا کتاب اللہ کہنے والے عترت النبی سے بیزار رہنے والے کا دعوے قابل گرفت ہے۔

خوجہ محمد کا سوال مجھ سے یہ ہوا تھا کہ مرد کو سونا پہننے کی ممانعت قرآن سے بتائی جائے۔ میں نے جواب دیا تھا گو میں جانتا ہوں کہ قرآن کل احکام الٰہیہ کا ماخذ ہے لیکن میرے نزدیک قرآن وحدیث دونوں سے تمسک ہونا چاہئے اس لئے کہ قرآن میں اجمال ہے اور احادیث میں اس کی تفصیل ہے پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ میں صرف اجمالی کتاب سے جواب دینے پر مجبور کیا جاؤں ورنہ میں

بکثرت مسائل پیش کرسکتا ہوں کہ بغیر حدیث چکڑالوی فرقہ صرف قرآن سے جواب نہیں دیسکتا۔ میں نے بطور نمونہ بہت سی چیزیں پیش کرکے خوجہ صاحب کو جواب کی زحمت دی لیکن وہ مبہوت ہوگئے۔ میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ اگر آپ اہل البیت کی احادیث کو جو اہل الذکر ہیں جن کو قرآن کی تنزیل وتاویل معلوم ہے نہ مانینگے تو قرآن سے مطالب سمجھنے اور اوس کو مرضیٔ خدا کے مطابق بنانے کا معیار کیا ہوگا۔ غرض خوجہ صاحب لاجواب ہوئے۔ حاضرین کے سامنے حدیث کی ضرورت کو اونھوں نے تسلیم کرلیا۔ تعصب وجہالت پر خدا کی لعنت ہو کہ واقعہ کیا تھا اور النجم نے کیا شایع کردیا۔ مدیر النجم کی ایسی ہی غلط بیانیوں سے اوس کا دروغ گو ہونا سنّی اور شیعہ دونوں فرقوں نے تسلیم کرلیا ہے۔ ہاں جو لوگ صرف النجم دیکھتے ہیں اور درنجف واصلاح وغیرہ کا مطالعہ نہیں کرتے وہ اوس کی صداقت کا خواب دیکھتے ہونگے یا چند واہٹری اسے چمکاتے ہیں۔ مدیر کی جرأت تو دیکھئے اول تو جھوٹی خبر اوس میں مفید جھوٹ کا اضافہ کرکے شایع کی پھر آپنے ایک جاہل محدث کے مقابلہ میں میرے ہوش بھی اُڑا دیئے۔ سبحان اللہ کیا کہنا۔

عبد اللہ درزی کا قصہ یہ عبد اللہ درزی ہبڑ کا باشندہ ہے عرصہ دراز سے زنجبار میں اسکی دوکان خیاطی ہے۔ میں زنجبار میں تھا کہ وہ ہندوستان آیا ہے آجکل یہیں موجود ہے آپ نے خوجہ مذکور کے ذریعہ سے ملاقات کا پیام بھیجا اور تحقیق حق کے لئے کچھ مسئلے پیش کرنیکی خواہش واستدعا فرمائی۔ میں نے وقت ملاقات بتادیا۔ اور چند مومنین کو اسکی اطلاع دیدی تاکہ یہ حضرات سوال وجواب سنیں۔ غرض یہ عبد اللہ صاحب مع اپنے رفیق خوجہ مذکور کے میرے پاس آئے اول خوجہ سے گفتگو ہوئی جس کا حاصل لکھا گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ نبی کے والدین آپ کے مذہب میں کافر نہیں ہوتے ہیں تو حضرت ابراہیم کا باپ آزر مشرک کیوں تھا۔ میں نے جو کچھ جواب دیا تھا اوس کو مضمون مکمل کی صورت میں پیش کرتا ہوں تاکہ ناظرین متوسلین اس سے فائدہ اوٹھائیں۔

والدین نبیؐ کے متعلق میرا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت آدمؑ سے لیکر تا جناب عبداللہ جس جس شخص کی صلب میں اور جس مطہرہ کے رحم میں نور محمدی رہا وہ سب کے سب خدا پرست تھے۔ اون میں سے کوئی ایک بھی مشرک و بت پرست نہ تھا۔ اس دعوی پر چار دلیلیں ہیں۔ قرآن حدیث۔ اجماع علمائے انساب عقل۔

دلیل قرآن آیہ و توکل علی العزیز الرحیم الذی یریٰک حین تقوم و تقلبک فی الساجدین (پ۱۹ سورہ شعرا) اس آیت سے معلوم ہوا کہ نور محمدی کا برابر اصلاب ساجدین میں تقلب ہوتا رہا۔ فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں ہماری بیان کی ہوئی تفسیر کو تسلیم کرلیا ہے اور لکھا ہے کہ آیت مذکورہ میں اس کا بھی احتمال ہے کہ تقلب رسول سے مراد آنجناب کا قیام و قعود و رکوع و سجود ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ تقلب فی الاصلاب مراد ہو مگر پہلے مطلب کو اوس نے ترجیح دی ہے محض اس لئے کہ حضرت ابراہیم کے قصہ میں ہے اذ قال لابیہ آزر جس ظاہر لفظ اب سے اوسنے باپ مراد لیا ہے۔ خیر اسکا جواب تو آگے آتا ہے لیکن میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ جس نے تقلب فی الساجدین کی تفسیر آنحضرت کے قیام وغیرہ سے کی ہے آیت سے بے ربط ہے۔ اسلئے کہ لفظ فی جو ظرفیت کے لئے آتا ہے اور الساجدین پر داخل ہوا ہے۔ یہی چاہتا ہے کہ جن ظرف ہوں اور حضور سرور کائنات کا نور مظروف ہو مگر تفسیر بالا کی بنا پر کلمہ فی الساجدین غلط ہو جائیگا۔ اسلئے کہ تفسیر بالا کی وجہ سے ظرف و مظروف میں مجازیت لازم آئیگی حالانکہ دونوں کا بطور حقیقت استعمال ہماری بیان کی ہوئی تفسیر کی موجب ہوسکتا ہے لہذا جس جگہ معنے حقیقی کا استعمال صحیح ہو وہاں معنے مجازی مراد لینا درست نہیں ہے۔ نیز تفسیر مذکور عکرمہ خارجی اور قتادہ کی بیان کی ہوئی ہے جو غیر معتبر ہے گو مدیر النجم عکرمہ کو اپنا بزرگ جانتا ہوگا۔ درمنثور میں چند روایات درج کی گئی ہیں جنکا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہؐ نماز پڑھنے کی حالت میں مصلیوں کو دیکھا کرتے تھے۔ اے سبحان اللہ نماز کیا ہوئی تاک جھانک

ہو گئی کیا خوب تقلب کے معنی دکھائے جاتے ہیں۔ ایک مفسر صاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ حضور سرور عالم آگے پیچھے دونوں طرف سے دیکھتے تھے۔ لہذا نماز پڑھنے میں پشت کی آنکھ سے جماعت والوں کا معاینہ کیا کرتے تھے۔ بیچارے تقلب کے معنی ٹھیک کر لئے گئے لیکن حضرت والا قرآن میں چند مقاموں پر لفظ تقلب آیا ہے۔ مثلاً آیہ لایغرنک تقلبہم فی البلاد ملاحظہ ہو۔ کسی آیت میں لفظ تقلب بمعنی مذکور مستعمل نہیں ہوا ہے۔ الغرض تقلب کی تاویل اور معنے میں جو کچھ بھی کہا گیا ہے وہ صرف اس لئے کہ والد و اجداد حضور ختمی منزلت کا خدا پرست ہونا ثابت نہ ہو صرف اس لئے کہ آزر کے لئے خدا نے بمقابلہ ابراہیم خلیل لفظ اَبْ استعمال کیا ہی حضرت والا یہ تو آپ کے معروضہ کے بنا پر ہوگا کہ آپ نے لفظ اَبْ کے معنے صرف باپ تجویز کر لئے۔ لیکن اگر آپ قرآنی استعمال کو دیکھیں تو معلوم ہو جائیگا کہ لفظ اَبْ دادا۔ چچا کے لیے بھی آیا ہے۔ ملاحظہ ہو آیہ اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا نعبد الٰہک والہ اٰبائک ابراہیم واسماعیل واسحٰق الٰہا واحدا۔ یعنی جبکہ یعقوب کا وقت وفات آیا تو انھوں نے اپنی فرزندوں سے پوچھا تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے وہ بولے آپ کے آباؤ ابراہیم و اسماعیل و اسحٰق کے معبود کی جو ایک ہے۔ ناظرین کو معلوم ہے کہ حضرت یعقوب کے دادا جناب ابراہیم اور چچا حضرت اسماعیل اور والد حضرت اسحاق تھے پس تینوں کے لئے لفظ اب استعمال ہوا۔ نیز نانا کے لئے بھی لفظ اَبْ بولا جاتا ہے۔ چنانچہ آیہ میراث میں آباؤکم موجود ہے اس میں نانا کو بھی شریک ہونا چاہئیے ورنہ پھر نانا کو میراث نہ ملیگی۔ نیز نانا کے لئے نواسہ کی زوجہ محرم نہ ہوگی۔ نیز حسنین علیہما السلام اپنے نانا رسول اللہ کو یا ابتاہ کہا کرتے تھے۔

الغرض آیہ اذ قال لابیہ آزر میں لفظ اَبْ کے چاروں معنے مراد ہو سکتے ہیں اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ان چاروں میں سے ایک معنے مراد لینے پر کوئی قرینہ ہونا چاہیے محض ظاہر لفظ پر بنا نہیں ہو سکتی ورنہ ید اللہ۔ اذن اللہ۔ جنب اللہ۔ وغیرہ کی

ظاہر پر بنا کرنے سے خدا کے لئے اعضائے بدن ثابت ہوں گے اور خدا کو جسم ماننا پڑیگا
پس آیۂ تقلبک فی الساجدین کی تفسیر صحیح کا لحاظ کرتے ہوئے ماننا پڑیگا کہ آزر جناب
ابراہیم کا نانا تھا یا چچا۔ یہ دونوں رشتے حدیثوں میں موجود ہیں۔ لیکن چچا کے رشتہ
والا قول قابل غور ہے۔

دلیل ثانی حدیث احادیث معتبرۂ صحیحہ میں ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا
لم یزل ینقلنی اللہ من الاصلاب الطیبۃ الی الارحام المطہرۃ یعنی مجھے
خدا اصلاب پاکیزہ سے ارحام طاہرہ کی طرف منتقل کرتا رہا۔ (درمنثور) چونکہ مشرکین
نجس ہیں لہذا اون کے اصلاب وارحام میں نور محمدی منتقل نہیں ہوسکتا۔

دلیل ثالث اجماع علمائے انساب سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم
کے والد کا نام تارخ تھا آزر سے آپ کا نسبی تعلق نہ تھا جیسا کہ تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ
میں زجاج کا قول موجود ہے قال الزجاج لاخلاف بین النسابین
ان اسمہ تارخ۔

دلیل رابع چونکہ حضور سرور عالم کا رتبہ کل خلائق سے زیادہ ہے لہذا بڑی
افسوس کی بات ہے کہ آپ کے نور مبارک ومقدس کو مشرک وکافر کی طرف
منسوب کیا جائے۔ ان سب دلیلوں کے علاوہ قرآن بغور پڑھنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے آزر کو خوب زجر وتوبیخ کی ہے اور مذمت
بھی فرمائی ہے۔ پس اگر آزر حضرت ابراہیمؑ کا باپ ہوتا تو آنجناب کبھی اوس
لہجہ میں کلام نہ کرتے۔ جس قرآن میں والدین کے مقابلہ میں اُف کہنے کی ممانعت
ہو اور خلیل اللہ کی صفت اواہ وحلیم درج ہو پھر وہ اپنے والد کو جھڑکے ڈانٹے
بُرا کہے مذمت کرے کیونکر اس کو عقل سلیم مان سکتی ہے۔ باپ اگرچہ کافر بھی ہو تب
بھی اوس کے سامنے گفتگو کا لہجہ نرم ہونا چاہیے حق پدری محفوظ رکھنا چاہیے
حضرت ابراہیمؑ نے جس عنوان سے گفتگو آزر سے کی تھی وہ ہرگز اس قابل نہیں ہے
کہ اوس کو دیکھتے ہوئے آزر کو اون جناب کا باپ کہا جائے ہاں جو لوگ نام

ماں باپ کا مرتبہ نہیں سمجھتے اور عقوق الوالدین کے مرتکب ہوتے ہیں وہ حضرت ابراہیم کی طرف غیر حجت بھی منسوب کرکے جلیل القدر نبی کو جھوٹا بتاتے ہیں وہی آزر کو آنحضرت کا باپ بھی کہتے ہیں۔ اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ ان لوگوں نے امت کے باپ یعنی حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب بدر جلیل القدر سے سرتابی کی ہے۔ کیا ان کو خبر نہیں ہے کہ حضور سرور عالم نے فرمایا تھا انا و علی ابوا ہذہ الامۃ یعنی میں اور علیؑ اس امت کا باپ ہیں۔ خدا ان ناخلفوں کو جہنم داخل کرے۔ الغرض ہم نے اجداد خاتم الانبیاء کے خدا پرست ہونے کا ثبوت دیا تھا کہ عبد اللہ نے سر تسلیم جھکا لیا تھا حاضرین وقت گواہ ہیں اگر موصوف انکار کرینگے تو وہی مومنین اون سے مواخذہ کرکے جھوٹے پر لعنت کرینگے۔

اسکے بعد ہماری عبد اللہ صاحب سے عجیب وغریب گفتگو ہوئی کاش کہ النجم کا نامہ نگار اوس کے مدیر کو دیانت اسلامیہ کا لحاظ کرکے اطلاع دیتا تو النجم میں نورانیت پیدا ہوجاتی اور مدیر کے دل میں ٹھنڈک لیکن ہم در نجف کے ناظرین کو مطلع کرتے ہیں کہ پھر تو بخاری کی کتاب الحیض بھی کھلی اور کتاب الطلاق کا سبز باغ بھی دکھایا گیا مسجد ضرار کی زیارت بھی کرائی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عبد اللہ حضرت بخاری پر آڑے آئے۔ اور جو چاہا اون کی شان میں کہا۔ پھر مدیر النجم کے ماموں زاد امیر معاویہ کا تذکرہ ہونے لگا انجام کار عبد اللہ صاحب نے امیر معاویہ کو خوب خوب صلواتیں سنائیں۔ کیوں مدیر صاحب کیا میں نے اس قرآن کے ناتمام ہونے کا اعتراف کیا ہے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ آپکو معلوم ہے کہ وہ بیان بنارس کی ایمان کی ارتھی والا اشتہار نکل چکا۔ پاٹا نالہ میں مدتوں وہ ارتھی آویزاں رہی۔ پھر آپ سفید جھوٹ بولتے ہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ پھر آپ تحریر کرتے ہیں دونوں بولے ہم کو انسان لیکن خطوط قوسیہ میں اضافہ کیا ہے کہ یہ کلمہ مزاحاً کہا تھا کیوں حضرت آپ نے عمدہ ورہ کو مزدح پر کیسے محمول کیا معلوم ہوتا ہے کہ شیطان نے آپ کے دل میں

انکار کیا تھا جس طرح آپ کی یہ بھی کتابوں میں ہے کہ حضور سرور عالم سورہ نجم
تلاوت فرما رہی تھے کہ شیطان نے آنجناب کی زبان پر تلک الغرانیق العلی
ان شفاعتھن لترتجی جاری کر دیا۔ استغفر اللہ جس کے مذہب میں افضل خلائق
رسول کی یہ شان دکھائی گئی ہو تو ایک امتی پر یقینی تسلط شیطانی ہونا چاہیے
مدیر صاحب روایت مذکورہ کو موضوع نہ بتا دینا اور شیعوں کی طرف منسوب
نہ کرنا کیونکہ اب تو آپ نے یہ وتیرہ اختیار کیا ہے کہ دباؤ پڑنے پر ایسے ہی حیلے
کیا کرتے ہیں آپ نے طبری کو شیعہ کہدیا ہے آپ نے ذہبی کو شیعہ لکھا۔ ابن
صباغ مالکی آپ کے زعم میں شیعہ تھا امام شافعی شیعہ تھے۔ اب کون رہ گیا۔
پس چار شخص آپ کے ہم مشرب ہیں۔ عبد العزیز دہلوی بخاری۔ ابن تیمیہ۔ ابن قیم
لیکن منصف مزاج اہلسنت جانتے ہیں کہ یہ چاروں کس درجہ کے ہیں۔ ان کو اہل
بیت نبی سے کتنا تعلق ہے اور اون کے دشمنوں سے کتنا ربط ہے۔ آپ قرآن دانی
کا دعوی کرتے ہیں اور اہل الذکر سے امت کے کنبڑے کنجڑے مراد لیتے ہیں ذرا مسائل
ذیل قرآن سے حل فرمائے۔ اور اپنے اہل الذکر سے مدد لیجئے۔ پہلا سوال تبرائی
شیعوں کی طرف سے ہے بتائے کہ خلفائے ثلثہ پر لعنت کرنا اور نام بنام ان کی خلافت
کو نہ ماننا موجب کفر ہے قرآن میں کہاں ہے۔ دوسرا سوال لفظ لعنت کے معنے
گالی اور تقیہ کے معنے جھوٹ اور متعہ کے معنے زنا کون سی آیت میں ہے۔ اگر آپ نے ان
تینوں معانی کو قرآن سے ثابت نہ کیا تو آپ مفتری اور جھوٹے دغاباز ثابت
ہونگے اور جھوٹے پر خدا کی لعنت ہوگی۔ تیسرا سوال روز قیامت جس خدا کا
آپ کو دیدار ہوگا اوس کے لئے اعضائے جسمانی کا نہ ہونا قرآن سے دکھائیے
چوتھا سوال قرآن مکتوب جو آپ کے پاس ہے جس پر آپ کا ایمان کامل ہے
قدیم ہے یا حادث جو صورت اختیار کیجئے قرآن سے ثبوت دیجئے۔ پانچواں
سوال اس قرآن کو جو لکھا ہوا موجود ہے حادث و مخلوق کہنا موجب کفر ہے
قرآن میں دکھائے۔ اور یہ بھی بتائیے کہ اس قرآن کو مخلوق ماننے سے کلام خدا